قربانی کے فضائل و مسائل

ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ "کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں عملِ صالح اللہ تعالیٰ کے یہاں ان (ذی الحجہ کے) دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔" صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا جہاد بھی ان (ایام کے عمل) کے برابر نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "(ہاں) جہاد بھی ان (دنوں کے کیے ہوئے عمل) کے برابر نہیں۔ مگر وہ شخص جو جان ومال لے کر جہاد کے لیے نکلے پھر ان میں سے کوئی چیز بھی واپس نہ لائے" (نہ جان، نہ مال دونوں قربان کردے، یعنی شہید ہوجائے)۔ ﴿بخاری شریف﴾

عشرۂ ذی الحجہ میں ذکر اللہ کی کثرت کیجئے: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک عشرۂ ذالحجہ سے زیادہ عظمت والا کوئی دن نہیں اور نہ ان دنوں کے عمل سے اور کسی دن کا عمل زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا تم ان دنوں میں تسبیح و تہلیل اور تکبیر و تحمید کثرت سے کیا کرو۔ ﴿طبرانی﴾ تسبیح سے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا، تہلیل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا، تکبیر سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا اور تحمید سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا مراد ہے۔ حدیث میں ہے رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابۂ کرامؓ سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو روزانہ اُحد پہاڑ کے برابر عمل کرلیا کرے؟ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے (کہ اتنے بڑے پہاڑ کے برابر عمل کرے؟) آپ ﷺ نے فرمایا ہر شخص طاقت رکھتا ہے۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا اس کی کیا صورت ہے؟ ارشاد فرمایا: سبحان اللہ کا ثواب اُحد سے زیادہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کا ثواب اُحد سے زیادہ ہے۔ الحمد للہ کا ثواب اُحد سے زیادہ ہے۔ اللہ اکبر کا ثواب اُحد سے زیادہ ہے۔ ﴿کذافی مجمع الزوائد﴾ ایک دوسری حدیث میں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا، سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھا کرو۔ اس کا ثواب ایسا ہے جیسے تم نے سو عربی غلام آزاد کیے اور الحمد للہ سو مرتبہ پڑھا کرو۔ اس کا ثواب ایسا ہے جیسے تم نے سو گھوڑے مع سامان وغیرہ جہاد میں سواری کے لیے دے دیئے اور اللہ اکبر سو مرتبہ پڑھا کرو، یہ ایسا ہے جیسے تم نے سو اونٹ قربانی میں ذبح کیے اور وہ قبول ہوگئے اور لا الہ الا اللہ سو مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب تو تمام آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔ ﴿رواہ احمد﴾

عشرۂ ذی الحجہ میں دن کو روزہ اور شب میں عبادت کی فضیلت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ (کیونکہ) عشرۂ ذی الحجہ میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کی عبادت شبِ قدر کی عبادت کے برابر ہے۔

عشرۂ ذی الحجہ میں بال اور ناخن: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رحمتِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: "جب ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہوجائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔" ﴿مسلم شریف﴾

نویں تاریخ کا روزہ: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا محبوبِ ربّ العالمین ﷺ نے بقر عید کی نویں تاریخ کے روزے کے بارے میں، کہ میں اللہ پاک سے پختہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ فرمادیں گے۔ ﴿مسلم شریف﴾

شبِ بقر عید کی فضیلت: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دونوں عیدوں (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا تو اُس کا دل اُس دن نہ مریگا جس دن لوگوں کے دل مُردہ ہوجائیں گے۔ ﴿ابن ماجہ بحوالہ الترغیب﴾

پانچ مبارک راتیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے (ذکر وعبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (وہ پانچ راتیں یہ ہیں) آٹھ ذی الحجہ کی رات، عرفہ کی رات، بقر عید کی رات، عید الفطر کی رات اور پندرہویں شعبان کی رات۔ ﴿کذافی الترغیب﴾

تکبیرِ تشریق کسے کہتے ہیں؟ :

تکبیر تشریق: اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰہِ الۡحَمۡدُ کو کہتے ہیں۔﴿در مختار﴾

تکبیرِ تشریق کب سے کب تک پڑھیں: عرفہ کا دن یعنی ذی الحجہ کی نویں ۹ تاریخ کی فجر سے ذی الحجہ کی تیرہ ۱۳ تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد فوراً بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیرِ تشریق پڑھنا واجب ہے۔ البتہ عورتیں یہ تکبیر آہستہ آواز سے کہیں تاہم حساب سے یہ کل تیئیس ۲۳ نمازیں ہوتی ہیں جن کے بعد تکبیرِ تشریق کہنا واجب ہے اور ان پانچ دنوں کو جن میں یہ تکبیریں کہی جاتی ہیں "ایامِ تشریق" کہتے ہیں۔ ﴿در مختار﴾

تکبیرِ تشریق کتنی بار کہیں: تکبیرِ تشریق ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک مرتبہ کہنے کا حکم ہے اور صحیح قول کے مطابق ایک سے زیادہ مرتبہ کہنا خلافِ سنّت ہے۔﴿شامی و فتاویٰ دار العلوم مدلل﴾

بقر عید کی نماز کے بعد تکبیرِ تشریق کا حکم: بقر عید کی نماز کے بعد تکبیرِ تشریق کہنے نہ کہنے میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک کہہ لینا واجب ہے۔﴿در مختار و بہشتی گوہر﴾

قربانی کرنے کی فضیلت: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بقر عید کی دس تاریخ کو کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے بڑھ کر محبوب اور پسندیدہ نہیں اور قیامت کے دن قربانی کرنے والا اپنے جانور کے بالوں، سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا (اور یہ چیزیں ثوابِ عظیم ملنے کا ذریعہ بنیں گی) نیز فرمایا کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرفِ قبولیت حاصل کر لیتا ہے لہٰذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔﴿ترمذی شریف﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بقر عید کے دن فرمایا کہ آج کے دن کوئی شخص قربانی سے بہتر عمل نہیں کر سکتا۔ الا یہ کہ صلہ رحمی کرے (یاد رہے کہ صلہ رحمی نفلی قربانی کا بدل تو ہو سکتی ہے واجب قربانی کا نہیں)۔ ﴿طبرانی﴾

قربانی کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی تمام گناہوں کی بخشش: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! جاؤ اپنی قربانی پر حاضری دو، کیونکہ اس کے خون سے جونہی پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے نیز وہ جانور (قیامت کے دن) اپنے خون اور گوشت کے ساتھ لایا جائے گا اور پھر اسے ستر گنا (بھاری کر کے) تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (یہ عظیم الشان فضیلت سن کر بے ساختہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ (فضیلتِ عظیمہ صرف) آلِ محمد ﷺ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ وہ (واقعۃً) اس کارِ خیر کے زیادہ مستحق ہیں یا آلِ محمد ﷺ اور تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (یہ عظیم الشان فضیلت) آلِ محمد ﷺ کے لیے تو بطورِ خاص ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے (یعنی ہر مسلمان کو بھی قربانی کرنے کے بعد یہ فضیلت حاصل ہو گی)۔﴿الترغیب والترہیب﴾

بقر عید کے دن قربانی پر پیسہ خرچ کرنا افضل ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عید کے دن قربانی کا جانور (خریدنے) کے لیے پیسے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے یہاں اور چیزوں میں خرچ کرنے سے زیادہ افضل ہے۔﴿طبرانی﴾

جو واجب قربانی نہ کرے وہ عید گاہ میں بھی نہ آئے: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ محسنِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس شخص میں قربانی کرنے کی وسعت ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو (ایسا آدمی) ہماری عید گاہ میں حاضر نہ ہو۔ ﴿الترغیب والترہیب﴾

قربانی کس پر واجب ہے: جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہو یا جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت ہو یا اتنی قیمت کا مالِ تجارت ہو یا فاضل (ضرورت سے زائد) سامان پڑا ہو اس پر قربانی اور صدقۂ فطر واجب ہو جاتے ہیں۔ یہ کہنا صحیح نہیں کہ جس پر زکوٰۃ فرض نہیں، اس پر قربانی واجب نہیں، کیونکہ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن پر زکوٰۃ فرض نہیں اس لیے کہ ان کے پاس سونا چاندی یا مالِ تجارت یا نقدی نصاب کے بقدر نہیں ہوتی، لیکن بہت سا فاضل سامان پڑا ہوتا ہے (جیسے استعمال کیا ہوا ضرورت سے زائد فرنیچر وغیرہ) اگر یہ فاضل سامان ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ بعض جگہ دیکھا جاتا ہے کہ باپ بھی کماتا ہے اس کے چار پانچ لڑکے ہیں وہ بھی اپنا الگ الگ کماتے ہیں، ماں اور سب دلہنوں کی ملکیت میں سونے چاندی کا زیور بھی ہوتا ہے لیکن بقر عید کو قربانی صرف ایک ہوتی ہے اور جملہ اہلِ

خانہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سب کی طرف سے یہ واجب ادا ہو گیا۔ یہ سخت نا سمجھی اور مغالطے کی بات ہے یاد رکھیں قربانی واجب ہونے کے لیے گھر کے ہر فرد کی علیحدہ علیحدہ ملکیت دیکھی جائے گی اور جس کی ملکیت میں کم از کم ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت ہو یا مختلف سونے چاندی کا زیور ہو مگر مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے مساوی ہو یا اس قدر چاندی کی قیمت کا مالِ تجارت ہو یا اتنی مالیت کا فاضل سامان پڑا ہوا ہو تو اس پر بقر عید کے دن قربانی واجب ہو گی، چنانچہ اگر اتنا زیور یا روپیہ یا فالتو ساز و سامان ماں، باپ، تمام لڑکوں اور ان کی بیویوں کی ملکیت میں ہو تو ان سب پر ایک ایک قربانی واجب ہو گی اور اگر سب کی ملکیت میں اتنا مال نہ ہو تو جس جس کی ملکیت میں ہو گا اُس پر قربانی واجب ہو گی اور یہ بھی یاد رکھیں کہ قربانی فرض ہونے کے لیے مذکورہ بالا مقدار چاندی یا اس کی قیمت یا اس کے بقدر مالِ تجارت کے ملکیت میں ہونے پر سال گزرنا بھی ضروری نہیں ہے مثلاً اگر کسی کے پاس بقر عید کی نویں تاریخ کو عصر کے وقت اتنا روپیہ پیسہ یا مالِ تجارت آیا جس کے ہونے سے قربانی واجب ہوتی ہے اور دس تاریخ میں بھی اس کے پاس موجود رہا تو اس پر بھی کل قربانی واجب ہو جائے گی۔ البتہ نابالغ کی طرف سے کسی حال میں قربانی کرنا لازم نہیں۔ عورتوں کے پاس عموماً اتنا زیور ہوتا ہے جس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایسی خواتین کو اپنی قربانی کر لینی چاہیے۔

قربانی کے جانور : قربانی کے جانور شرعاً مقرر ہیں، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری، بھیڑ، بھیڑا، دنبہ، دنبی کی قربانی ہو سکتی ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر ین : گائے، بیل، بھینس، بھینسا کی عمر کم از کم دو سال اور اونٹ، اونٹنی کی عمر کم از کم پانچ سال اور باقی جانوروں کی عمر کم از کم ایک سال ہونا ضروری ہے۔ ہاں اگر بھیڑ یا دنبہ سال بھر سے کم کا ہو لیکن موٹا تازہ اتنا ہو کہ سال بھر والے جانوروں میں چھوڑ دیا جائے تو فرق محسوس نہ ہو تو اس کی قربانی بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ چھ مہینے سے کم کا نہ ہو۔ **مسئلہ :** اگر جانور کا فروخت کرنے والا پوری عمر بتلاتا ہے اور ظاہری حالات سے اس کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی تو اُس پر اعتماد کرنا جائز ہے۔ ﴿احکام عید الاضحی و قربانی﴾

کیسے جانور کی قربانی درست ھے : چونکہ قربانی کا جانور بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جاتا ہے اس لیے بہت عمدہ، موٹا، تازہ، صحیح سالم، عیبوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانور کے آنکھ کان خوب اچھی طرح دیکھ لیں اور ایسے جانور کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا پچھلا حصہ یا اگلا حصہ کٹا ہوا ہو اور نہ ایسے جانور کی قربانی کریں جس کا کان چیرا ہوا ہو، یا جس کے کان میں سوراخ ہو۔ ﴿رواہ الترمذی﴾ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ سے پوچھا گیا کہ قربانی میں کیسے جانوروں سے پرہیز کیا جائے، آپ ﷺ نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ (خصوصیت کے ساتھ) چار طرح کے جانوروں سے پرہیز کرو۔ (۱) وہ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ (۲) وہ کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ (۳) ایسا بیمار جانور جس کا مرض ظاہر ہو۔ (۴) ایسا دُبلا، مریل جانور جس کی ہڈیوں میں مینگ یعنی گودا نہ رہا ہو۔ ﴿رواہ مالک والترمذی وابوداؤد وغیرہ﴾

حضرات فقہاء کرام نے ان احادیث کی تفسیر و تشریح کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ جو جانور بالکل اندھا ہو یا بالکل کانا ہو یا ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ روشنی جاتی رہی ہو یا ایک کان کا تہائی حصہ یا اس سے زیادہ کٹ گیا ہو یا دُم کٹ گئی ہو یا اس کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو یا اتنا دُبلا جانور ہو کہ اس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو اس کی قربانی جائز نہیں اگر جانور دُبلا ہو مگر اتنا زیادہ دُبلا نہ ہو تو اس کی قربانی ہو جائے گی۔ ﴿عالمگیری﴾ لیکن وہ ثواب کہاں ملے گا، جو موٹے تازے جانور کی قربانی میں ملتا ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لیے گری پڑی حیثیت کا جانور اختیار کرنا نا سمجھی بھی ہے اور ناشکری بھی۔

مسئلہ : جو جانور تین پاؤں پر چلتا ہے اور چوتھا پاؤں رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا یعنی چلنے میں اس سے کچھ سہارا نہیں لیتا تو اس کی قربانی درست نہیں اگر چاروں پاؤں سے چلتا ہے لیکن پاؤں میں کچھ لنگ ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ ﴿شامی﴾

مسئلہ : جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جو باقی ہے وہ تعداد میں گر جانے والے دانتوں سے زیادہ ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔ ﴿درمختار﴾

مسئلہ : خصی جانور کی قربانی نہ صرف یہ کہ درست ہے بلکہ افضل ہے۔

مسئلہ : اگرمادہ جانور کی قربانی کی اوراس کے پیٹ میں بچہ نکل آیاتب بھی قربانی ہوگئی اگروہ بچہ زندہ ہے تواس کو بھی ذبح کردیں۔

مسئلہ : کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دن گزر گئے اوراس نے قربانی نہیں کی، تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردیں اور اگر بکری خریدلی تھی تو بعینہ وہی بکری خیرات کردیں۔

قربانی کا وقت: بقرعید کی دسویں تاریخ سے لے کر، بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے چاہے جس دن قربانی کریں، لیکن قربانی کاسب سے افضل دن بقرعید کادن ہے پھر گیارہویں تاریخ پھر بارہویں تاریخ۔﴿عالمگیری﴾

مسئلہ : بقرعید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنادرست نہیں جب نمازِ عید پڑھ چکیں تب قربانی کریں،البتہ اگرکوئی دیہات میں یاگاؤں میں رہتاہو، جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی، وہاں فجر کی نماز کے بعد قربانی کردینادرست ہے۔﴿عالمگیری﴾

قربانی کا طریقہ: قربانی کی نیت صرف دل سے کرناکافی ہے زبان سے کہناضروری نہیں،البتہ ذبح کرنے کے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہناضروری ہے۔قربانی کے جانور کوذبح کرنے کابہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے قربانی کاجانور قبلہ رخ لٹائیں اور یہ دعاپڑھیں:

اِنِّیۡ وَجَّھۡتُ وَجۡھِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝

پھربِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ کر جانور کوتیز چھری سے ذبح کریں،اورذبح کے بعد یہ دعاپڑھیں:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ کَمَا تَقَبَّلۡتَ مِنۡ حَبِیۡبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ خَلِیۡلِکَ اِبۡرَاھِیۡمَ عَلَیۡھِمَا السَّلَامُ

ذبح کرنے سے پہلے چھری کوخوب تیز کرلیں،ایک جانور کودوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں، ذبح کرنے میں جانور کی گردن نہ توڑیں،اور جلدی ٹھنڈا کرنے کے لیے اس کاحرام مغز نہ کاٹیں، کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کریں جب تک جانور پوری طرح ٹھنڈانہ ہوجائے۔﴿بدائع وغیرہ﴾

آدابِ قربانی: قربانی کے جانور کوچندروز پہلے سے پالناافضل ہے۔

مسئلہ : قربانی کاجانور خودذبح کرناافضل ہے اگرخودذبح کرنا نہیں جانتاتودوسرے سے ذبح کراسکتاہے مگرذبح کے وقت وہاں خود بھی حاضر رہناافضل ہے۔

مسئلہ : قربانی کے جانور کادودھ نکالنایااس کے بال کاٹناجائز نہیں، اگرکسی نے ایساکرلیاتودودھ اور بال یاان کی قیمت کاصدقہ کرناواجب ہے۔﴿بدائع﴾

قربانی کے گوشت کے احکام: قربانی کرنے والے کواپنی قربانی کے گوشت کے متعلق اختیار ہے چاہے ساراگوشت اپنے گھررکھ لے یا ساراگوشت خیرات کردے یاسارادوستوں اور عزیزوں میں تقسیم کردے۔افضل یہ ہے کہ سارے گوشت کے تین حصے کرلے۔ایک حصہ خودرکھ لےاور ایک تہائی حصہ اپنے رشتہ داروں کوہدیۃً پہنچادے اورایک تہائی حصہ فقیروں اور محتاجوں کودیدے، خیرات کرنے میں ایک تہائی سے کم نہ کریں توبہت اچھاہے۔﴿درمختار﴾

مسئلہ : قربانی کاگوشت فروخت کرناحرام ہے۔اسی طرح قصائی کوذبح کرنے کی اُجرت میں گوشت دینابھی جائز نہیں۔اُجرت علیحدہ سے دینی چاہیے۔﴿احکام عیدالاضحی وقربانی﴾

مسئلہ : قربانی کاگوشت غیرمسلم جیسے عیسائی،یہودی، مجوسی اورہندووغیرہ کودیناجائز ہے۔﴿عالمگیری﴾

مسئلہ : قربانی کی کھال یاتویونہی خیرات کردیں اوریابیچ کراس کی قیمت خیرات کردیں۔وہ قیمت ایسے لوگوں کودیں جن کوزکوۃ کاپیسہ دینا درست ہے۔

﴿ماخوذ ازقربانی کے فضائل ومسائل﴾